Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر: نسیم سیفی)
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | ہفتہ ۴ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ ، ۸ وفا ۱۳۶۸ ہش ، ۸ جولائی ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۵۴

اخبارِ احمدیہ

لندن سیدنا و امامنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اہم خدماتِ دینیہ میں مصروف ہیں۔ صد سالہ جشن تشکر کے سال کے اعتبار سے حضور کی مصروفیات کئی گنا بڑھ چکی ہیں۔ اس میں ممالکِ غیر کے دوروں کی مصروفیات شامل ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب امام اور آقا کو اپنی تائید و نصرت سے نوازے اور حضور کے جملہ مقاصدِ عالیہ کو غیر معمولی کامیابی اور سرفرازی عطا کرے۔

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"غفلت غیر معلوم اسباب سے ہے۔ بعض وقت انسان نہیں جانتا اور ایک دفعہ ہی زنگ اور تیرگی اس کے قلب پر آ جاتی ہے۔ اس لئے استغفار ہے۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ زنگ اور تیرگی نہ آوے۔ عیسائی لوگ اپنی بیوقوفی سے اعتراض کرتے ہیں کہ اس سے سابقہ گناہوں کا ثبوت ملتا ہے۔ اصل معنے اس کے یہ ہیں کہ گناہ صادر ہی نہ ہوں ورنہ اگر استغفار سابقہ صادر شدہ گناہوں کی بخشش کے معنے رکھتا ہے تو وہ بتلاویں۔ آئندہ گناہوں کے نہ صادر ہونے کے معنوں میں کون سا لفظ ہے۔ غفر اور کفر کے ایک ہی معنے ہیں۔ تمام انبیاء اس کے محتاج تھے۔ جتنا کوئی استغفار کرتا ہے اتنا ہی معصوم ہوتا ہے۔ اصل معنے یہ ہیں۔ کہ خدا نے اُسے بچایا۔ معصوم کے معنے مستغفر کے ہیں"۔

(ملفوظات جلد چہارم صـ۲۵۵)

"خدا تعالیٰ کے احکام دو قسموں میں تقسیم ہیں۔ ایک عباداتِ مالی، دوسرے عباداتِ بدنی۔ عباداتِ مالی تو اسی کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جن کے پاس نہیں وہ معذور ہیں اور عباداتِ بدنی کو بھی انسان عالمِ جوانی میں ہی ادا کر سکتا ہے ورنہ ساٹھ سال جب گزرے تو طرح طرح کے عوارضات لاحق ہوتے ہیں۔ نزول الماء وغیرہ شروع ہو کر بینائی میں فرق آ جاتا ہے (کسی نے) یہ ٹھیک کہا ہے کہ پیری و صد عیب۔ اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے اس کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا۔ اسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں ؎

موئے سفید از اجل آرد پیام

انسان کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ حسبِ استطاعت خدا کے فرائض بجا لاوے۔

(ملفوظات جلد چہارم صـ۲۵۸)

• برادرم مکرم محمد صالح زاہد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ملتان کی اہلیہ کا ۷ر جولائی ۸۹ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ایک اپریشن ہو رہا ہے۔ خاندان حضرت اقدس بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔

(ملک منصور احمد عمر ربوہ)

• بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان میں ایم۔ اے۔ ایم ایس۔ سی پارٹ I اور پارٹ II (فائینل) کے امتحانات بالترتیب ۳۱ جولائی اور ۲۰ جولائی سے شروع ہو رہے ہیں۔ جملہ طلباء و طالبات کی کامیابی کیلئے احبابِ جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (محمد انور ندیم معتمد ضلع ملتان)

ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے لئے خدمت کا نادر موقع

مجلس نصرت جہاں کو فوری طور پر ایسے ہومیو ڈاکٹروں کی ضرورت ہے جو انگریزی زبان میں ہومیو کلینک چلانے کے ساتھ ساتھ طالب علموں کو ہومیوپیتھی کی تعلیم بھی دے سکیں۔ اپنی درخواست مقامی جماعت کے صدر صاحب سے تصدیق کروا کر فوراً بھجوا دیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

اللہ تعالیٰ کی محبت کا وہ درد پیدا کریں جو آنسو بن کر نکلے

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) کی زبانی ایک جرمن احمدی کا واقعہ

ایک جرمن احمدی دوست تھے جو اپنی بڑی عمر میں ہی احمدی ہوئے تھے اور احمدی ہوئے ابھی دو چار سال گزرے تھے تو وہ مجھے ملے ان کی یہ بات مجھے بڑی پیاری لگی انہوں نے کہا کہ اگر ایک ہفتہ ایسا گزر جائے کہ جب اللہ کی راہ میں میری بد قسمت آنکھیں آنسو نہ بہائیں تو مجھے بڑی تکلیف پہنچتی ہے اور میں کہتا ہوں کہ خاک ہے ان آنکھوں پر کیوں مجھے یہ آنکھیں ملی ہیں؟ جو اللہ کی راہ میں آنسو بہانا نہیں جانتیں اور پھر میرا دل اس غم سے ایسا بھر جاتا ہے کہ پھر عشقِ خدا ابھر ابھر کر اور ابل ابل کر میری آنکھوں سے برسنے لگتا ہے۔

تو اگر آپ کو یہ توفیق نہ ملے تو اس قسم کی دردناک باتیں سوچا کریں جیسے اس جرمن کو خدا نے توفیق عطا فرمائی۔ کوشش کریں اور بے شک مصنوعی طریق اختیار کریں۔ لیکن محبت میں تصنّع نہ ہو۔ درد پیدا کرنے میں بے شک تصنع سے کام لیں۔ اگر یہ درد ایک دفعہ دل میں پیدا ہو جائے تو پھر وہ خود پکڑے گا۔ اور آپ کی ساری ہستی پر یہ غالب آ جائے گا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کریں کہ اس میں پیار اور محبت شامل ہو جائے"۔

(الفضل جلسہ سالانہ نمبر ۸۳ ۱۹ء صـ۱۲ کالم نمبر ۲)

کیا آپ اپنے وفات یافتہ بزرگوں کا تحریک جدید کا کھاتہ بحال کروا چکے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۸ روفا ۱۳۶۸ ہش ۸ جولائی ۱۹۸۹ء

زبان و قلم کی شائستگی

ایک شخص نے دوسرے کو گالی دی۔ جس شخص کو گالی دی گئی تھی وہ مسکرایا۔ گالی دینے والا حیران ہوا کہ بجائے اس کے کہ غصہ کا اظہار کرتا اور مجھ سے لڑنے کی طرح ڈالتا یہ ہنس دیا ہے۔ گویا میرا منہ چڑا رہا ہے۔ آخر اس نے اس شخص سے پوچھ ہی لیا کہ بھئی کیا بات ہے۔ مَیں نے گالی دی اور تم مسکرا دیئے۔ وہ کہنے لگا کہ اس گالی سے میں تو کسی طرح بھی متاثر نہیں ہوتا۔ اگر تم نے سچ بولا ہے۔ یعنی میں ویسا ہی ہوں جیسا تم نے گالی میں کہا ہے تو مجھے ناراض ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ اور اگر تم نے جو گالی دی ہے وہ جھوٹ ہے یعنی مَیں ویسا نہیں ہوں جیسا تم نے گالی دے کر کہا ہے۔ تو تم نے جھوٹ بولا ہے۔ اور جھوٹ کا گناہ تمہارے سر پر۔ میرا اس سے کیا بگڑتا ہے۔

معلوم نہیں ایسا واقعہ کبھی ہؤا یا نہیں (ویسے لگتا تو یوں ہے کہ یہ واقعہ ضرور ہوا ہوگا اور کئی دفعہ ہوا ہوگا) لیکن اس میں ہمارے لئے بہت اہم سبق پوشیدہ ہیں۔ پہلا سبق تو یہی ہے کہ کسی کے بُرا بھلا کہنے پر برافروختہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ دھیمے پن سے غور کیجیے۔ اور اپنی حالت کو سنوارنے کی ضرورت ہے تو ضرور سنواریئے۔ اور اگر ایسا کرنے کی فوری ضرورت نہیں ہے تو دوسرے کو احساس دلا دیجئے کہ اس نے جھوٹ بول کر اپنے آپ کو گنہگار کر لیا ہے۔

دوسرا یہ کہ خود دوسروں کے متعلق کوئی ایسی بات نہ کہیئے جو درست نہ ہو۔ غصے میں بھی اگر صحیح بات ہی کہنے کی عادت ڈال لیں تو یہ کردار کو بہت بلندی تک لے جانے والی بات ہوگی۔
ہمارے ایک استاد تھے فرمایا کرتے تھے کہ ہم غصہ میں بہت غلط باتیں کہہ جاتے ہیں مثال وہ یہ دیا کرتے تھے کہ بدمعاش کے معنے تو ہیں غلط طریق پر کمائی کرنے والا۔ لیکن ہم اس لفظ کو یونہی کسی کی چھوٹی سی شرارت پر بھی استعمال میں لے آتے ہیں کسی نے ضد کی اور ہم نے یہ لفظ استعمال کر دیا۔ غرضیکہ دوسرے کی بُرائی کا بھی ذکر کرنا ہو تو جو بُرائی ہے اسی کا نام لیا جائے۔ اس طرح بات بھی ٹھیک کہی جائے گی اور ہمیں اپنے ضبط کا بھی احساس ہو جائے گا۔

آیئے ہم اپنی زبان (اور قلم کو) ہمیشہ شائستہ۔ صاف اور صحیح رکھیں۔

دین کی خدمت ہے اپنی زندگی
زندگی کی ہے یہی پائندگی
لڑکھڑا جائے کوئی اس راہ میں
عمر بھر رہتی ہے پھر شرمندگی

—— ابوالاقبال

خدا کا نام لینا بھی یہاں ہرزہ سرائی ہے
خداوندا دہائی ہے شرافت کی دہائی ہے

کوئی صلِّ علیٰ کا وِرد اشکوں سے سجاتا ہے
کہ اس کی رُوح میں پیوست شانِ دلربائی ہے

کوئی انؐ کے ہر اک ارشاد پر قربان ہوتا ہے
کوئی انؐ کے تقدس کی اداؤں کا فدائی ہے

کسی کو یہ تمنّا ہے کہ ہو دنیا غلام انکیؐ
کسی کے دل میں انکیؐ پیروی کی دُھن سمائی ہے

کسی نے انؐ کی خاطر اپنے گھر کو آگ لگوالی
کسی نے مال و دولت اور عزت بھی لٹائی ہے

کسی کو خار زاروں سے ملی ہے آبلہ پائی
کسی نے پتھّروں سے اپنی قسمت آزمائی ہے

کوئی انؐ کے پیامِ جانفزا کو لے گیا ہر سُو
کسی نے انؐ کے سنگِ در پہ دھونی بھی رمائی ہے

لگاتا ہے کوئی آنکھوں سے انکیؐ خاکِ پا لے کر
کسی کو انؐ کی یاد آئی تو حد سے بڑھ کے آئی ہے

یہی باتیں زباں پر ہیں یہی نوکِ قلم پر ہیں
خدا جانے کسی نے ان سے کیا تکلیف پائی ہے

انہیں کو ہم نسیمؔ الفضل کی زینت بناتے ہیں
خدا لگتی کہے کوئی کہ یہ ہرزہ سرائی ہے

—— نسیمؔ سیفی ——

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خود نوشت حالات

حضرت مولوی غلام حسن صاحب پشاوری

میں غالباً ۱۸۵۲ء میں نیازی افغان گھرانے میں بمقام میانوالی پیدا ہوا۔ میری عمر شمسی حساب سے ۱۰۷ سال ہے۔ میری ابتدائی تعلیم اپنے شہر کے ایک ورنیکلر اسکول میں ہوئی۔ اسی زمانہ میں ایک خواب میں دیکھتا ہوں کہ تہ خانہ کی طرح ایک مکان میں ایک مردہ نفیس کفن میں لپٹا ہوا ہے جو زندہ ہو کر مجھ سے بہ نظر لطف کلام کرتا ہے اور نوازش کرتا ہے۔ اس کے ہنسنے سے میں نے دیکھا کہ ایک دانت شکستہ ہے۔ یہ خواب جب میں نے بیان کی تو بعض آدمیوں نے اس حلیہ سے جو میں نے بیان کیا یہ کہا کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ مجھے بچپن سے دین کے ساتھ دلچسپی پیدا ہو گئی اور سکول سے خارج اوقات میں میں نے اپنے شوق سے بیت الذکر میں جا کر قرآن کریم پڑھنا شروع کیا مجھے اپنے ذہن اور حافظہ میں ترقی محسوس ہوئی۔ میں نے اپنی معلومات بڑھانے کیلئے دینی مدرسوں میں جانا شروع کیا اور اس طرح میری عمر کا زیادہ حصہ اپنے گھر سے باہر گزرا مگر کہیں قرار میسّر نہ ہوا اور اس واسطے میری دینی تعلیم ادھوری رہی۔ میری رواجی تعلیم بھی مکمل نہ تھی جس کو میں نے نارمل سکول راولپنڈی میں مکمل کیا اور مجھے سررشتہ تعلیم میں ملازمت مل گئی۔ اثناء تعلیم میں مجھے فقراء کی خدمت میں حاضر ہونے کا ہمیشہ شوق رہا اور جہاں کوئی اہل دل معلوم ہوا اس کی خدمت میں حاضر ہوا حتیٰ کہ میں نے خواجہ شمس الدین صاحب سیال سے جو حضرت سلیمان تونسوی کے خلیفہ اور چشتی طریق رکھتے تھے بیعت کی۔ مگر سوائے ان رسوم کے جو ان سلسلوں میں مروج ہیں اور کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا اور اہل حدیث کی صحبت میں پہنچ کر مجھ کو وہ رسوم بھی ترک کرنے پڑے۔ سررشتہ تعلیم کی ملازمت کے سلسلہ میں مجھے پشاور کے ورنیکلر سکول کی ہیڈ ماسٹری مل گئی۔ اگرچہ میں حنفی خاندان میں پیدا ہوا اور حنفی علماء کے زیر تربیت رہا مگر پشاور آکر میرے خیالات میں تغیر آیا۔ اور یہاں مجھے اہل حدیث کی صحبت میسر آئی میں نے تبرکاً بخاری مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کے ولد اکبر مولوی عبداللہ صاحب سے اور کچھ ہدایہ ایک فقیر مفتی عزیزالدین صاحب سے پڑھا اہلحدیث کے ساتھ مباحثے رہے اور ان کی کتب کا مطالعہ جاری رہا اور اس کا یہ اثر ہوا کہ میں نے اہلحدیث کا مذہب مقلدین کی نسبت اقرب بہ صواب پایا۔ مجھے یہ اصل غلط ناک معلوم ہوا کہ فقہ قرآن و حدیث پر قاضی ہے۔ سو میں نے یہ ترقی کی کہ قرآن اور حدیث فقہ پر قاضی ہے۔ اس سے ترقی کرنے کا ایک اور زینہ اور وہ یہ کہ قرآن و حدیث اور فقہ دونوں پر قاضی ہے۔ کسی اور وقت کیلئے مقدر تھا۔ اہلحدیث یہاں وہابی کے نام سے موسوم ہیں اور مورد طعن رہتے ہیں اگرچہ میں ان میں شامل ہو کر نسبتاً محفوظ رہا۔ حضرت مرزا صاحب کے زمانہ میں ان کی ترقی بھی رک گئی ہے اگرچہ میں اہلحدیث کو نسبتاً بہتر سمجھ کر شامل ہوا تھا مگر میں نے ان میں سے کسی میں اسلامی برکات کا نمونہ نہ پایا اور مجھ کو ہمیشہ کسی اہل دل کی تلاش رہی۔ مجھ کو پشاور میں ایک شخص صوفی عبدالکریم نام ملا جو نجاری کا کام کرتا تھا اور حضرت صاحب قصابہ کا فیضیاب اور نقشبندی سلسلہ رکھتا تھا۔ اس نے بغیر اس کے مجھ سے یا میرے ایک دوست سے جو میرے ساتھ اس کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ اپنی بیعت کا تقاضا کرے یا اپنے سلسلہ کے رسوم کا پابند کرے ہم دونوں کو اپنے سامنے بیٹھا کر توجہ دینی شروع کی۔ ہم دونو گاہ گاہ اس کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور وہ کسی مسجد میں بیٹھ کر ہم دونوں کو توجہ دیتا تھا۔ اور توجہ دینے کے وقت وہ بڑی مشقت محسوس کرتا تھا اور سردیوں میں اس کو پسینہ آ جاتا تھا۔ اس توجہ سے جو کچھ مجھ کو حاصل ہوتا تھا وہ یہ تھا کہ میرے سینہ کے اندر ایسا ذوق پیدا ہوتا تھا جس کا بیان نہیں ہو سکتا یہ کیفیت اکثر اوقات طاری رہتی تھی۔ اس کا اثر نمازوں میں بہت ہی نمایاں ہوتا تھا۔ یہ ایسی لذت تھی کہ اس کیلئے ساری دنیا کا ترک کرنا آسان ہے۔ اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ نعمت عطا کی کہ قرآن کریم بہت قلیل عرصہ میں حفظ کر لیا۔ اور آج تک میں اس مبارک کتاب کو دو ہزار دفعہ سے زیادہ تلاوت کر چکا ہوں اور تدبر کے ساتھ پڑھ چکا ہوں اور اگرچہ اس سے میں نے جسمانی اور روحانی دونوں فائدے حاصل کئے ہیں مگر بہت سے مقامات ہیں جن کو میں اب تک نہیں سمجھتا۔ اور یہ انسان کی اپنی استعداد کا قصور ہے۔

میں اس حالت میں تھا کہ مجھ کو ایک اور دور میں داخل ہونا پڑا۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی براہین احمدیہ میرے مطالعہ میں آئی۔ میں نے آپ کا علم نہایت وسیع پایا اور یہ بھی کہ وہ کسبی نہیں بلکہ وہبی ہے اور آسمانی ہے زمینی نہیں اور اس میں نور ہے۔ اس پر مجھ کو مصنف کے دیکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ اور اس امید پر کہ شاید میری پیاس وہاں بجھے اس شوق نے مجھے ۱۸۸۱ء میں قادیان پہنچایا میرے ساتھ ایک اور معزز شخص بھی تھا۔ جو امیر شیر علی خان کے دربار میں وزیر تھا۔ اور ایک دنیوی غرض کے لئے گیا تھا۔ ہم نے حسن اتفاق سے حضرت مولوی نورالدین صاحب کو وہاں پایا۔ جن کے دیکھنے کا شوق رہتا تھا۔ آپ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی خدمت میں میں نے اپنا مدعا لکھ کر اظہار کیا کہ میرا یہ سفر صرف دینی ترقی کیلئے ہے اور میں بیعت کرنا چاہتا ہوں مگر آپ نے میری بیعت نہ لی اور اس کو اور وقت کے لئے ملتوی کیا سو میں بے بیعت واپس آیا اور حضرت مولوی نورالدین صاحب سے مراسلت شروع ہوئی انہوں نے مجھے زیادہ شوق دلایا اور میں نے بیعت کا خط لکھ دیا اس کے بعد میں ہر سال ایک دو دفعہ قادیان جاتا رہا۔ اور ہر کتاب جو قادیان سے نکلی میں نے بہت شوق سے اس کا مطالعہ کیا۔

میں نے اپنے تغیر کو اخفاء میں نہ رکھا لوگوں نے میرے برخلاف فتنہ برپا کیا اور اس فتنہ میں زیادہ حصہ لینے والے اہلحدیث تھے ان کو میرے الگ ہونے سے واقعی سخت صدمہ ہوا۔ لوگوں کے ساتھ خصوصاً اہلحدیث کے ساتھ زبانی اور تحریری مباحثے ہوئے اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ احمدی جماعت یہاں بن گئی۔ حضرت مرزا صاحب کی عمر میں میں نے ۲۰ سال کا زمانہ پایا اور آپ کے علم اور ذہن رسا کے متعلق میرا اعتقاد بڑھتا گیا آپ نے کئی کتابوں میں میرا ذکر بھی کیا

اس ۲۰ سال کے عرصہ میں ابتلاء کے کئی مواقع پیش آئے۔ پہلا موقع تو یہ تھا کہ آپ نے ۱۸۹۱ء میں ماموریت کا دعویٰ کیا اور آپ کے برخلاف علماء نے بڑا فتنہ برپا کیا لوگوں کے دلوں میں جو کینہ تھا وہ تازہ ہو گیا اور ہر جگہ یہ جماعت محل ایذا ہو گئی۔ اس مرحلے پر مولوی محمد حسین صاحب نے بھی جس کا تعلق میرے ساتھ پہلے کا تھا مراسلت شروع کی اور میرے اور اُن کے درمیان چند خط آئے گئے دلائل سے اتر کر آخری مطالبہ جو اُس نے مجھ سے کیا وہ یہ تھا کہ میں نے حضرت مرزا صاحب کے ساتھ رہ کر روحانی فیض ان سے نہیں پایا۔ اور میں ان کے حال سے زیادہ واقف ہوں اگر تم نے کوئی روحانی فیض حاصل کیا ہو تو مجھے بتاؤ میں نے اس کے جواب میں یہ آیت لکھ دی ترجمہ۔ اُس نے کہا اے میری قوم (ذرا) بتاؤ (تو سہی کہ) اگر (ثابت ہو جائے کہ) میں (اپنے دعویٰ کی بنا) اپنے رب کی طرف سے (عطا شدہ) کسی کھلے نشان پر (رکھتا) ہوں۔ اور اس نے اپنے حضور سے مجھے اپنی ایک بہت بڑی رحمت عطا کی ہے۔ اور وہ تم پر مشتبہ رہی ہے (تو تمہارا کیا حال ہوگا؟) کیا ہم اس (روشن نشان) کو تم سے جبراً منوالیں گے خواہ تم اسے ناپسند ہی کرتے ہو (ھود ۲۹)

غرض ایک عقیدہ جو صدیوں سے دلوں میں راسخ چلا آتا تھا اور کچھ دلائل بھی ساتھ رکھتا تھا۔ اس کا خلاف قبول کرنا آسان نہ تھا تاہم مجھ کو اس کے قبول کرنے میں مشکلات پیش نہیں آئیں۔

خلاصہ اس کا صرف یہ تھا کہ لوگ قرآن پر حدیث کو قاضی سمجھتے تھے اس واسطے احادیث میں نزول مسیح کی جو پیشگوئی ہے اس کو تو اپنے اصل پر رہنے دیتے تھے اور قرآن کریم میں اس کے برخلاف کوئی آیت آتی تھی تو اس کی تاویل کرتے تھے۔ حضرت مرزا صاحب نے قرآن کو اصل پر رہنے دیا اور احادیث کی تاویل کر دی جو سنت الٰہی کے مطابق تھی جیسا کہ ایلیا اور یحییٰ کے معاملہ سے ظاہر ہے۔ اس مسئلہ نے تو ایک اصولی عقیدے کی بنیاد ڈالی کہ قرآن کریم احادیث پر قاضی ہے۔ (الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۵۸ء)

والدین توجہ فرمائیں

کیا آپ قومی جرم کا ارتکاب تو نہیں کر رہے

تمام وہ بچے جن کی عمر ۷ سے ۱۵ سال کے درمیان ہے۔ ان کا اپنی مجلس کے اطفال کی تجنید میں شامل ہونا اور ماہ بماہ چندہ مجلس اور وقف جدید ادا کرنا ضروری ہے جو بچے ابھی تک اپنی مجلس کی تجنید سے باہر ہیں وہ جلد از جلد تجنید میں شامل ہوں۔ قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی کے نزدیک بچوں کو تجنید میں شامل نہ کروانا قومی جرم ہے کیا آپ اس قومی جرم کا ارتکاب تو نہیں کر رہے؟
(سیکرٹری تجنید مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

پڑوسی کو ستانے والا دوزخی ہے۔ خواہ وہ تمام رات عبادت کرے۔ اور تمام دن روزہ دار رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد ـ ربوہ

شوگر یا ذیابیطس

قسط ۲ آخری

(۷) آپ کا کھانا زیادہ پروٹین والا بہتر ہے ۔ شوگر یا نشاستہ دار چیزوں سے پرہیز کریں ۔ بیکری، مٹھائی، آئس کریم وغیرہ سے بچیں ۔ آلو اور چاول بھی نقصان پہنچاتے ہیں ۔ کھانا زیادہ نہ کھائیں بلکہ تھوڑا کھائیں اور وقفہ کم کر لیں ۔ ناشتہ سب سے بہترین ہونا چاہیئے ۔ چائے پینے ہوں تو چینی کے بغیر پیئیں ۔

(۸) جن کی فیملی میں ذیابیطس ہو وہ اپنے وزن پر کنٹرول رکھیں اور سال میں کم از کم ایک دفعہ پیشاب ضرور ٹیسٹ کروائیں ۔ چالیس سال کی عمر کے بعد ہر تین ماہ بعد کرانا ضروری ہے نیز جب بھی کوئی انفیکشن یا نزلہ وغیرہ ہو تو پھر ٹیسٹ کروائیں ۔ مزید تسلی کے لئے عام کھانے کے دو گھنٹہ بعد بلڈ ٹیسٹ بھی کروائیں ۔

(۹) موٹے اشخاص خواہ وہ ذیابیطس کے مرض سے محفوظ ہوں یا اس میں مبتلا ہوں ان کو چاہیئے کہ وہ شوگر کے کھلم کھلا استعمال سے پرہیز کریں اسی طرح سویٹس وغیرہ سے بھی بچیں ۔ چائے میں چینی بلکہ سیکرین بھی نہ ڈالیں تو بہتر ہے ۔

(۱۰) خواہ ویسے آپ فٹ محسوس کریں پھر بھی سال میں کم از کم ایک دفعہ مکمل خون اور پیشاب ٹیسٹ ضرور کروائیں ۔

(۱۱) مناسب آرام اور تفریح بھی ضروری ہے ۔ کبھی کبھار تفریح کرنا مفید ہے اور آرام بھی حسب حالات بالضرور کرنا چاہیئے

(۱۲) اگر انسولین لیتے ہیں تو اس کی خوراک میں کبھی بغیر ڈاکٹری مشورہ کے تبدیلی نہ کریں نہ ہی اوقات میں تبدیلی کریں ۔

(۱۳) خیال رکھیں کہ بھوکے نہیں رہنا ۔ وقت مقررہ پر ضرور کچھ کھا لیں ۔ کام کے دوران اپنے ساتھ کوئی چیز رکھیں ۔ ایسا ہی سفر میں بھی کریں کوئی کھانا MISS نہ کریں ۔

(۱۴) انسولین لینے والے اشخاص ڈرائیونگ وغیرہ ایسے وقت میں کریں کہ اس سے قبل دو گھنٹہ کے دوران ضرور کچھ نہ کچھ کھایا ہوا ہو ۔

(۱۵) اگر آپ کو کبھی کبھار شوگر کی کمی ـ (LOW BLOOD SUGAR) کی شکایت ہو چکی ہو تو کوئی کارڈ یا کلائی پر لکھ کر رنگ لگا چھوڑیں کہ آپ شوگر کے مریض ہیں ۔

(۱۶) زیادہ عمر والے مریض اپنے پاؤں روزانہ اچھی طرح دھوئیں اور صاف جرابیں پہنیں اور آرام دہ نرم جوتے استعمال کریں پاؤں کی کوئی تکلیف مثلاً السر یا جنڈی (CORN) ہو یا ناخن اندر گھس رہا ہو تو فوراً ڈاکٹر سے رجوع کریں ۔

(۱۷) لمبے سفر پر جاتے ہوئے یا جہاز کے لمبے سفر میں کھانے چونکہ مختلف ملیں گے اس لئے مناسب احتیاط اور ضروری معلومات پہلے سے لے لیں ۔ جہاز کے عملہ اور میزبان اور ساتھی مسافروں کو بتا دیں کہ آپ ذیابیطس کے مریض ہیں ۔

تشخیص :۔ ذیابیطس کی تشخیص کوئی مشکل نہیں بلکہ با آسانی کی جا سکتی ہے چنانچہ ۔

(۱) پہلے قدم کے طور پر پیشاب ٹیسٹ کروا کر پیشاب میں آزاد گلوکوز یا شوگر کی غیر موجودگی کی تسلی کی جاتی ہے ۔ بعض ذیابیطس کے مریضوں کے پیشاب میں پہلے کوئی شوگر نہیں ہوتی ۔ لیکن ان کے خون میں شوگر کی موجودگی نارمل سے زیادہ ہوتی ہے اور بعض میں کافی دیر کے بعد شوگر بہہ کر پیشاب میں جاتی ہے لہذا

(۲) دوسرے قدم کے طور پر بلڈ شوگر ٹیسٹ کروایا جاتا ہے ۔ فاقہ کے بعد یعنی خالی پیٹ نارمل بلڈ شوگر ۷۰ اور ۱۱۰ ملی گرام کے درمیان فی ۱۰۰ ملی لیٹر ہوتی ہے ۔ اور کھانا کھانے کے بعد عام فرد میں مناسب ایزادی ہوتی ہے جو تقریباً ۱۵۰ ملی گرام تک ہے ۔ خون میں گلوکوز کی اس ایزادی سے

بلڈ شوگر کی کمی :۔ (LOW BLOOD SUGAR)

بعض اشخاص کی حالت ذیابیطس سے کم و بیش اُلٹ ہوتی ہے یعنی بجائے بلڈ شوگر زیادہ ہونے کے ان کا شوگر لیول نارمل سے بھی کم ہوتا ہے ۔ اس کا سبب لبلبہ کا بہت زیادہ انسولین پیدا کرنا ہوتا ہے اور بعض کینسر میں جگر یا پچوٹری، تھائرائڈ یا ایڈرینل غدود میں کوئی نقص کی بنا پر ایسی حالت ہو جاتی ہے بہر حال زیادہ تر لبلبہ کی خرابی ہی اس کا سبب ہوتا ہے ۔ ایسی حالت کو بلڈ شوگر کی کمی (LOW BLOOD SUGAR) یا (HYPOGLYCEMIA) کہتے ہیں ۔ اس کے نتیجہ میں قریب قریب وہی حالت ہوتی ہے جو کہ INSOLIN SHOCK کے وقت پیدا ہوتی ہے ۔ پسینہ زیادہ آتا ہے ۔ طبیعت میں جوش، کانپنا اور کمزوری محسوس ہوتی ہے اور یہ سب باتیں بیک وقت ہوتی ہیں ۔ بعض اوقات سر درد اور نظر پر بھی اثر ہوتا ہے ۔ لبلبہ جوش میں آ کر انسولین نکالتا ہے نتیجتہً شوگر لیول میں کمی ہو جاتی ہے ۔ عام طور پر جس کا شوگر لیول کسی اچھے کھانے کے بعد ۱۵۰ ملی گرام سے زیادہ ہو تو وہ شوگر کا مریض شمار کیا جاتا ہے ۔

(۳) اگر کھانا کھانے کے بعد دو گھنٹہ کے اندر اندر شوگر لیول ۱۷۰ ملی گرام سے بھی زیادہ ہو جائے تو برداشت گلوکوز (GLUCOSE TOLERANCE) ٹیسٹ کیا جاتا ہے ۔ اسکے نارمل گراف اور شوگر کے بیمار کے گراف کا مقابلہ ذیل میں کیا جاتا ہے ۔

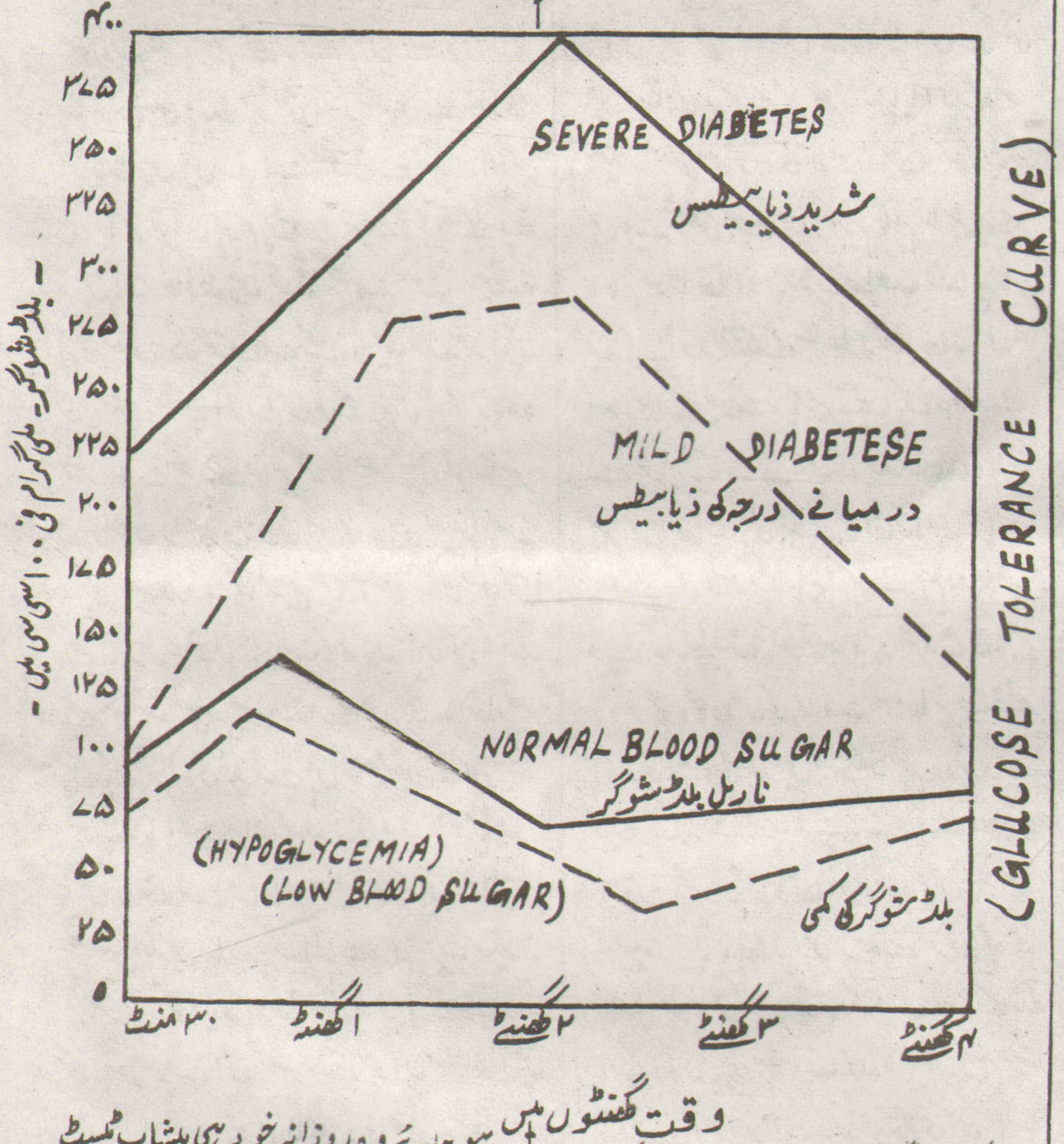

اس کو عموماً زیادہ پروٹین والی غذا سے کنٹرول کر لیتے ہیں ۔ مریض کا ناشتہ بہت اچھا ہونا چاہیئے ۔ انڈا، دودھ، دلیا، مکھن، پنیر، سبزی سویابین، لوبیا، یخنی اور پھل کا رس مفید ہیں بعض لوگ جو LOW شوگر کی تکالیف محسوس کرتے ہیں ان میں ذہنی دباؤ، تشویش اور فکر مندی کی شکایت پائی جاتی ہے جس کی بناء پر ایسی ہی علامات ظاہر ہوتی ہیں جو کہ LOW شوگر سے ملتی ہیں ۔ جونہی ان کی ذہنی حالت بہتر ہو جائے اور ان کا مسئلہ حل ہو جائے یہ علامات بھی جاتی رہتی ہیں ۔ بہر حال LOW شوگر والے کو اپنی زیادہ فکر کرنی چاہیئے کیونکہ اس کی حالت یکدم بگڑ سکتی ہے لہذا اسے اپنی خوراک کا خیال رکھنا اور ڈاکٹری مشورہ کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے ۔

خلاصہ :۔

(۱) عموماً وہی لوگ شوگر کے مرض میں گرفتار ہوتے ہیں جو کھانے میں احتیاط نہیں کرتے اور بلا روک ٹوک جس قدر چاہا کھاتے رہتے ہیں ۔ اور نظام ہضم پر بہت بوجھ ڈال کر لبلبہ کی خرابی یا FUNCTIONAL DISORDER کا شکار ہو جاتے ہیں ۔ یہی حال ان کا ہے جن کا وزن نارمل سے زیادہ ہے ۔ اپنی من بھاتا چیزیں زیادہ کھاتے رہنے سے ایسی مرض کا شکار ہو جاتے ہیں کہ پھر انہی چیزوں کے کھانے پر پابندی شکار ہو جاتے ہیں کہ پھر انہی چیزوں پر پابندی لگ جاتی ہے ۔ ذیابیطس کی جتنی جلد تشخیص ہو جائے اور بروقت علاج ہو جائے اتنا ہی آسانی سے کنٹرول کیا جا سکتا ہے اور مناسب علاج سے قریب قریب نارمل زندگی گزاری جا سکتی ہے ۔ جن کو یہ مرض خدا نخواستہ لاحق ہو جائے وہ روزانہ خود ہی پیشاب ٹیسٹ ضرور کریں ۔ اور ڈاکٹری ہدایات پر عمل کریں

(۲) ضروری ہے کہ اپنے کھانے اور دیگر کاموں میں اعتدال اور میانہ روی پیدا کی جائے ۔ اپنے آپ کو اپنے حال پر نہ چھوڑا جائے بلکہ روزمرہ کے معمول میں باقاعدگی پیدا کی جائے اور کاہلی سستی اور بے توجہی سے وقت گزار کر اپنے آپ کو بیماریوں کا شکار نہ بنایا جائے ۔ کبھی کبھار چیک اپ بھی ضرور کروایا جائے جس میں بلڈ ٹیسٹ ضرور شامل کریں ۔ اس طرح باقاعدہ سیر یا کوئی ہلکی ورزش اور کبھی کبھار تفریح بھی ضرور کرنی چاہیئے تاہم اپنی طاقت سے زیادہ ورزش یا کھیل بجائے فائدہ کے نقصان پہنچا

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قمر داؤد کھوکھر

ایک خوش آئند اعلان

"وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ ملک میں ظلم اور جبر کے دور کو دوام بخشنے کیلئے مارشل لاء دور میں اسلام کے نام پر تشکیل دیئے گئے ظالمانہ قوانین پر دوبارہ غور کیا جائے گا۔ اسلام مساوات اور عزت کا پیغام دیتا ہے۔ اور قیام پاکستان کا اصل مقصد ایسے مسلم معاشرے کا قیام تھا جہاں تمام حقوق کا تحفظ ہو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اسلام ظلم اور جبر کے خلاف ہے۔ اسلام کا تصور ہی سوشل ڈیموکریسی ہے۔ اسلام کے نام پر سیاسی مقاصد کے لئے جو کچھ بھی کیا گیا ہے۔ اس کا دوبارہ جائزہ لیا جائے گا"

(روزنامہ جنگ لاہور۔ ۱۱ جون ۱۹۸۹ء صفحہ اوّل کالم ۴)

مذکورہ بالا سطور اسی انٹرویو کا ایک اقتباس ہے جو وزیر اعظم پاکستان نے ایک فرانسیسی جریدہ کو دیا تھا۔

ایک عرصہ سے ہمارے پیارے وطن پاکستان میں مذہب، ایک سیاسی ایشو کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اقتدار پر قابض ہونے والے مذہب کا سہارا لے کر اپنے اقتدار کو طول دینے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اور اپنے عرصہ اقتدار کو طویل کرنے کی خاطر مذہب کی آڑ میں وہ کچھ کرتے رہے ہیں جس کی مذہب ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ ۱۹۷۴ء میں احمدیوں کے بارے میں کیا جانے والا فیصلہ سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے تھا۔ ۱۹۸۴ء میں نافذ ہونے والا سابق صدر ضیاء الحق کا آرڈیننس بھی ایک سیاسی حربہ ہی تھا۔ گویا ان دونوں واقعات سے سیاست کو کسی صورت بھی الگ نہیں کیا جا سکتا۔

یہ حقیقت ہے کہ ماضی میں مذہب کا نام لے کر ایسے قوانین جاری کئے گئے جو سراسر مذہبی تعلیمات اور بالخصوص قرآن کی حسین تعلیمات کے منافی تھے۔ اور ان قوانین سے یہ بات واضح اور عیاں ہوتی تھی کہ قانون بنانے والے مذہب کو جبراً نافذ کرنا چاہتے ہیں یا وہ مذہب کے معاملات میں ظلم و جبر کو جائز اور روا سمجھتے ہیں۔

اگر حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو مذہب اور ظلم و جبر دو متضاد باتیں ہیں۔ نہ تو مذہب ظلم و جبر سکھاتا ہے اور نہ ہی مذہب کو ظلم و جبر کے ذریعہ انسانوں پر مسلط کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے کہ:۔

"اس شخص سے بڑا ظالم کون ہو سکتا ہے کہ جس نے اللہ کی مساجد سے لوگوں کو روکا کہ ان میں اس کا نام لیا جائے اور ان کی ویرانی کے درپے ہو گیا" (البقرۃ ۱۱۵)

مذہب کا اہم ترین حصہ عبادت الٰہی ہے۔ اور مذہب میں اس کی حیثیت دل و دماغ کی سی ہے۔ اگر عبادت نہ ہو تو مذہب محض رسومات کا نام بن کر رہ جائے مذہب کے اس اہم ترین حصہ عبادت سے روکنے کو خدا تعالیٰ نے سب سے بڑا ظلم قرار دیا ہے۔ اگر مذہب میں مداخلت یا جبر جائز ہوتا تو خدا تعالیٰ کبھی اس بات کو سب سے بڑا ظلم قرار نہ دیتا۔ یہ وہ حسین تعلیم ہے جو قرآن پیش کرتا ہے کہ کسی کا کوئی حق نہیں کہ کسی کو خدا کی عبادت سے روک سکے۔ یا ذکر الٰہی سے روک سکے لیکن بد قسمتی سے ہمارے ملک میں اس پہلو سے جو کچھ ہو رہا ہے وہ ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ ایسے ایسے ظالمانہ قوانین سامنے آئے ہیں۔ کہ انسانی عقل حیران رہ جاتی ہے کہ ایک طرف اتنی حسین تعلیمات ہوں اور دوسری طرف مذہب سے متعلق ظالمانہ قوانین۔ اس سے بڑھ کر ظلم اور کیا ہو سکتا ہے کہ انسان سے کہا جائے تمہارا مذہب وہ نہیں ہے جو تم کہتے ہو۔ بلکہ جو ہم کہیں گے وہ تمہارا مذہب ہو گا۔

قرآن کریم رواداری اور مذہبی آزادی کی حسین تعلیمات دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اس ضمن میں جو سب سے پہلا اصول قرآن کریم نے پیش کیا وہ یہی ہے کہ "دین میں جبر نہیں ہے" (البقرہ: ۲۵۷)

دنیا کے تمام مذاہب کا مطالعہ کر ڈالئے مذہبی آزادی کی اس حسین تعلیم کے بالمقابل کوئی تعلیم ایسی نہ ملے گی۔ یہ حسین تعلیم سب سے پہلے قرآن کریم ہی نے پیش فرمائی ہے کہ مذہب کے معاملے میں ہر شخص کو آزادی حاصل ہے۔ اور دین کے بارے میں کسی پر کوئی جبر نہیں ہے

سوال پیدا ہوتا ہے کہ دین میں جبر کیوں جائز یا روا نہیں ہے تو اس کا جواب بھی قرآن کریم نے یہ کہہ کر دیا ہے۔ "گمراہی اور ہدائت ظاہر ہو گئی ہے" (البقرہ: ۲۵۷) یعنی جب گمراہی اور ہدائت ظاہر ہو گئی اور جو حق بات تھی وہ بھی ظاہر ہو گئی تو اب جبر کی ضرورت باقی نہ رہی۔

دوسری بات یہ ہے کہ قرآن تو دلیل سے بات منواتا ہے اور ہر بات کو دلیل سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ اس لئے جبر کی ضرورت باقی نہیں رہتی کیونکہ جبر تو اس وقت ہی ہو سکتا ہے جب کوئی بات دلیل سے نہ ثابت ہو سکے۔ خدا تعالیٰ نے آنحضورؐ کی زبان سے قرآن کریم میں یہ اعلان کروا دیا کہ:۔

"میں اور میرے متبعین ایک کھلی دلیل پر قائم ہیں" (سورۃ یوسف: ۱۰۹) یعنی فرمایا کہ میں جس تعلیم کو پیش کرتا ہوں اسے دلائل سے مانتا ہوں اور میرے متبعین بھی دلیل سے ہی مانتے ہیں۔ یہ خوبی صرف قرآن ہی کی ہے۔ کہ وہ دلیل سے بات منواتا ہے۔ اور دلائل سے قائل کرنے اور قلوب فتح کرنے کا درس دیتا اور مذہبی آزادی پر زور دیتا ہے اور بتاتا ہے کہ اصل فتح دلائل کی ہی ہوتی ہے اجسام کی نہیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ مذہب میں جبر اس لئے بھی جائز نہیں کہ جبر کے ذریعہ مذہب کی اصل غرض حاصل نہیں ہو سکتی۔ مذہب کی اصل غرض تزکیہ اور خدا اور اس کے بندوں سے تعلق یا دوسرے الفاظ میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ہے۔ یہ دونوں اغراض جبر کے نتیجہ میں حاصل نہیں ہو سکتیں۔ مثلاً تزکیہ ہے۔ کیا یہ جبر سے ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ تزکیہ تو نیک اعمال سے ہوتا ہے، عبادات سے ہوتا ہے۔ ایسے نیک اعمال اور عبادات جو دلی شوق اور رغبت سے کئے جائیں۔ خدا سے محبت کے نتیجہ میں کئے جائیں۔ جس شخص کے دل میں ذاتی طور پر خدا سے محبت موجود ہی نہ ہو اس کے احکامات پر عمل کرنے کا ذاتی شوق، جوش اور ولولہ ہی نہ ہو تو اگر جبراً اس سے نیک کام کروا بھی لئے جائیں تو وہ نیک کام تو کرے گا۔ لیکن وہ نیک کام خدا کے ہاں مقبول نہ ٹھہریں گے۔ اور نتیجۃً اسے نہ پاکیزگی حاصل ہو گی۔ اور نہ ہی اس کے قلب اور روح کو اطمینان نصیب ہو گا

اسی طرح مذہب کی دوسری غرض خدا تعالیٰ سے تعلق یا حقوق اللہ کی ادائیگی بھی جبر سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ خدا اور انسان کا تعلق کسی جبر کا محتاج ہرگز نہیں ہے بلکہ خدا کا حسن خود دلوں کو موہ لینے والا ہے۔ ایسا تعلق جو ذاتی محبت کے نتیجہ میں ہو وہ تعلق ہی مفید اور فائدہ مند ہو سکتا ہے جبر کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے ایسا تعلق قائم ہو ہی نہیں سکتا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی بھی محبت کو چاہتی ہے۔ آپ لاکھ کسی سے کہیں کہ فلاں شخص سے تعلق رکھو یا فلاں شخص کے حقوق ادا کرو۔ جب تک ذاتی محبت اور اس تعلق کے لئے دل میں جوش اور تحریک نہ ہو گی وہ تعلق ہرگز نہ ہو سکے گا۔ لہذا جبر کے ذریعہ مذہب کی دونوں اغراض حاصل نہیں ہو سکتیں۔

پس مذہب میں جبر کو کسی صورت بھی جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم میں مخاطب کر کے خدا تعالیٰ فرماتا ہے "تو ان پر کوئی داروغہ نہیں ہے" (الغاشیہ: ۲۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم اور اسلام کے شارح اوّل تھے۔ جب آپ کو خدا کہہ رہا ہے کہ "تو لوگوں پر داروغہ نہیں ہے" تو پھر کسی کو یہ حق کیسے حاصل ہو سکتا ہے کہ وہ دین کے معاملات میں جبر سے کام لے یا مذہب کا نام لے کر مذہب کو بدنام کرنے والے ظالمانہ قوانین بنائے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو کا مذکورہ اعلان ایک خوش آئند اعلان ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ لوگوں پر مذہب کے معاملے میں جبر کی بجائے لوگوں کے دل محبت سے

اگر مذہب میں جبر کو جائز رکھا جائے تو اس کا فائدہ نہیں نقصان ہوتا ہے پہلا نقصان تو یہی ہے کہ دین سے نفرت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ جو بالآخر مذہب سے دوری پر منتج ہوتی ہے۔ جبراً کسی سے کوئی بات منوا بھی لی جائے تو وہ شخص بات تو مان لے گا لیکن اس کا دل مطمئن نہ ہو گا۔ یعنی منہ پر کچھ ہو گا اور دل میں کچھ اور۔ کیا اسی کو منافقت نہیں کہتے گویا اگر مذہب کے معاملات میں جبر سے کام لیا جائے تو پھر وہ جبر کسی نیک نتیجہ پر منتج نہ ہو گا۔ بلکہ نفاق پیدا کرنے کا موجب ہو گا۔ مثلاً جبر سے کسی شخص کو ایک دین میں داخل کیا جائے وہ بے شک ظاہری طور پر تو دین کو قبول کر کے اس میں شامل ہو جائے گا۔ لیکن دل سے اس مذہب کے عقائد و نظریات کا قائل نہ ہو گا۔ اور نہ ہی دل سے اس مذہب کے ساتھ ہو گا۔ اور جو لوگ دل سے کسی مذہب کو قبول نہ کریں اور تذبذب کا شکار رہیں کیا ایسے لوگ مومن ہوتے ہیں یا انہیں منافقین کے زمرہ میں شمار کیا جاتا ہے۔

جیتے جائیں۔ ملک سے ظلم و استبداد کو ختم کر کے مذہبی آزادی برقرار رکھی جائے۔ اور یہ سب کچھ قرآن کریم کی حسین تعلیم رواداری پر عمل کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا ہو تو ہمارا ملک امن کا گہوارہ بن جائے اور قیام پاکستان کا وہ مقصد بھی پورا ہو جائے جس کا ذکر محترمہ بے نظیر بھٹو نے کیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قومی بچت کی اسکیمیں

۱ر خاص ڈیپازٹ سرٹیفکیٹ/اکاؤنٹ

اوسطاً شرح منافع

۱۵ سے ۱۷ فیصد

خصوصیات

۱. یہ ایک تین سالہ اسکیم ہے لیکن رقم سرمایہ کاری سے ایک ماہ بعد کسی بھی وقت واپس لی جاسکتی ہے۔

۲. منافع کی ادائیگی ہر چھ ماہ بعد پہلی پانچ ششماہیوں میں ۱۵ فیصد سالانہ اور آخری ششماہی میں ۱۷ فیصد سالانہ کے حساب سے کی جاتی ہے۔ اگر منافع مقررہ وقت پر نہ لیا جائے تو اس پر بھی منافع ملتا ہے۔ تاہم سرٹیفکیٹ کی صورت میں مجوزہ طریقہ کار اختیار کیا جائے گا۔

۳ر سرٹیفکیٹ ۱۰، ۵۰، ۱۰۰، ۵۰۰، ۱۰۰۰، ۵۰۰۰، ۱۰،۰۰۰، ۵۰،۰۰۰ اور ۱۰۰،۰۰۰ روپے کی مالیت میں دستیاب ہیں۔ تاہم اکاؤنٹ میں منافع کی رقم کے علاوہ نکلوائی یا جمع کی جانیوالی رقوم ۱۰۰ یا ۱۰۰ پر تقسیم ہونے والی ہونی چاہئیں۔

۴. افراد کے لئے سرمایہ کاری کی کوئی حد نہیں ہے۔

۵. اصل اور منافع کی رقم بیرون ملک غیر ملکی کرنسی میں بذریعہ بنک ڈرافٹ بھی بھجوائی جاسکتی ہے بشرطیکہ اصل رقم بیرون ملک سے بھجوائی گئی ہو۔ اصل اور منافع کی رقم بیرون ملک بھیجتے وقت مروجہ شرح تبادلہ کے مطابق کسی بھی بنک کے ذریعے کی جائیگی۔

۶ر منافع کی کل رقم انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہے۔

۷ر زکوٰۃ ہجری سال میں ایک دفعہ تاریخ تشخیص کے دن ان کی قدر عرفی (FACE / PRINCIPAL VALUE) پر ڈھائی فیصد کے حساب سے کاٹی جاتی ہے۔

۲ر ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹ

اوسطاً شرح منافع

۶ر۳۲ فیصد مدت پوری ہونے پر

خصوصیات

۱ر یہ سرٹیفکیٹ دس سال کیلئے جاری کئے جاتے ہیں لیکن خریداری کے ایک ماہ بعد کسی بھی وقت بھنائے جاسکتے ہیں۔

۲ر ہر سو روپے ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھ، سات، آٹھ، نو اور دس سال پورے ہونے پر بالترتیب ۱۱۲، ۱۲۵، ۱۴۰، ۱۵۷، ۱۷۷، ۲۱۷، ۲۵۰، ۲۹۵، ۳۵۵ اور ۴۲۶ روپے ہوجاتے ہیں۔

۳ر سرٹیفکیٹ ۵، ۱۰، ۵۰، ۱۰۰، ۵۰۰، ۱۰۰۰، ۵،۰۰۰، ۱۰،۰۰۰، ۵۰،۰۰۰ اور ایک لاکھ روپے کی مالیت میں دستیاب ہیں۔

۴ر ان سرٹیفکیٹس پر ملنے والا منافع نہ صرف انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہے بلکہ ان میں لگائی گئی رقم پر انکم ٹیکس میں چھوٹ بھی ملتی ہے۔

۵ر افراد کے لئے سرمایہ کاری کی کوئی حد نہیں ہے۔

۶ر ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹ پر زکوٰۃ گذشتہ تاریخ تشخیص پر ان کی واجب الادا مالیت پر ڈھائی فیصد کے حساب سے اس وقت کاٹی جائے گی جب سرٹیفکیٹ بھنائے جائیں۔

۳ر نیشنل ڈیپازٹ سرٹیفکیٹ

اوسطاً شرح منافع

۲۵ فیصد مدت پوری ہونے پر

خصوصیات

۱ر یہ سات سالہ اسکیم ہے۔ لیکن سرمایہ کاری سے ایک ماہ بعد کسی بھی وقت رقم واپس لی جاسکتی ہے۔

۲ر ہر سو روپے ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھ اور سات سال پورے ہونے پر بالترتیب ۱۱۳، ۱۲۸، ۱۴۷، ۱۷۰، ۱۹۸، ۲۳۲ اور ۲۷۵ روپے ہوجاتے ہیں۔

۳ر سرٹیفکیٹ ۱۰، ۵۰، ۱۰۰، ۵۰۰، ۱۰۰۰، ۵۰۰۰ اور ۱۰،۰۰۰ روپے کی مالیت میں دستیاب ہیں۔

۴ر افراد کیلئے سرمایہ کاری کی کوئی حد نہیں ہے۔

۵ر منافع کی کل رقم انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہے۔

۶ر زکوٰۃ گذشتہ تاریخ تشخیص پر ان کی واجب الادا مالیت پر ڈھائی فیصد کے حساب سے اس وقت کاٹی جائے گی جب سرٹیفکیٹ بھنائے جائیں۔

۴ر ماہانہ آمدنی اکاؤنٹ

اوسطاً شرح منافع

۲۰ فیصد مدت پوری ہونے پر

خصوصیات

۱. اکاؤنٹ ۱۰۰ روپے کی ماہانہ قسط سے کسی بھی قومی بچت کے مرکز میں کھولا جاسکتا ہے۔ ماہانہ قسط ۵۰۰ روپے تک اس طرح بڑھائی جاسکتی ہے کہ یہ رقم ۱۰ پر تقسیم ہونے والی ہو۔

۲ر ہر ماہ صرف ایک قسط جمع کی جاسکتی ہے لیکن کوئی بھی جمع کی جانیوالی رقم پچھلی جمع کی جانے والی قسط کی رقم سے کم نہیں ہونی چاہئے۔

۳. کسی ماہ کی قسط جو جمع نہ کرائی جاسکی ہو اس ماہ کے فوراً بعد کے مہینے میں جمع کی جاسکتی ہے لیکن یہ سہولت سال میں صرف دو اقساط کیلئے ہوگی۔

۴ر ہر ماہ جمع کرائی جانے والی رقوم کے برابر ماہانہ آمدنی کا سلسلہ پانچ سال یا ساٹھ اقساط پوری ہونے کے بعد شروع ہوگا جو اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ قسط کی رقم واپس نہ لے لی جائے۔ یہ ماہانہ آمدنی انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہوگی۔

۵. اگر پانچ سال پورے ہونے سے پہلے کوئی رقم نکلوائی گئی تو اکاؤنٹ بند تصور کیا جائے گا۔

۶ر اس اکاؤنٹ میں ہر سو روپے پانچ سال کے دوران پہلے، دوسرے، تیسرے، چوتھے اور پانچویں سال کے پورے ہونے پر ۱۱۲، ۱۲۵، ۱۴۰، ۱۷۰ اور ۲۰۰ روپے ہوجاتے ہیں۔

۷ر اکاؤنٹ ہولڈر کی وفات کے بعد اس کے نامزد افراد یا قانونی ورثاء اکاؤنٹ کو جاری رکھ سکتے ہیں۔

۸ر اس اکاؤنٹ پر قانون کے مطابق زکوٰۃ کاٹی جاتی ہے۔

۵ر سیونگز اکاؤنٹ

اوسطاً شرح منافع

۱۰ فیصد سالانہ

خصوصیات

۱ر یہ اکاؤنٹ دو روپے سے بھی کھولا جاسکتا ہے۔

۲ر دو افراد مل کر بھی یہ اکاؤنٹ کھول سکتے ہیں۔

۳ر رقم جمع کرانے کیلئے زیادہ سے زیادہ حد مقرر نہیں ہے۔

۴ر منافع اکاؤنٹ میں (ہر ماہ کم سے کم موجودہ رقم کی بنیاد پر) ہر سال ۳۰ جون کو جمع کیا جاتا ہے۔

۵ر سیونگز اکاؤنٹ میں سے زکوٰۃ اس رقم پر ڈھائی فیصد کے حساب سے ہر سال کاٹی جائے گی جس کا تعین ناظم اعلیٰ زکوٰۃ بذریعہ نوٹیفکیشن کریں گے جس کی رو سے ایک کھاتہ دار تاریخ تشخیص (VALUATION DATE) جو کہ یکم رمضان المبارک ہے کو صاحب نصاب تصور ہوگا۔

۶ر انعامی بانڈز

مالیت

پچاس روپے

قرعہ اندازی سے کم از کم دو ماہ قبل خریدے جاسکتے ہیں۔

قرعہ اندازی کی تاریخیں

مارچ، جون، ستمبر اور دسمبر کی پہلی تاریخ۔

پہلا انعام ۵۰،۰۰۰ روپے دوسرا انعام ۱۵۰۰۰ روپے۔ دیگر انعامات ۳۰۰ انعامات دو دو سو روپے کے۔

مالیت

سَو روپے

قرعہ اندازی سے کم از کم ایک ماہ قبل خریدے جاسکتے ہیں۔

قرعہ اندازی کی تاریخیں

جنوری، مارچ، مئی، جولائی، ستمبر اور نومبر کی پندرہ تاریخ۔

پہلا انعام ۵۰،۰۰۰ روپے دوسرا انعام ۲۵۰۰۰ روپے۔ دیگر انعامات ۱۰۰ انعامات پانچ پانچ سو روپے کے۔

مالیت

پانچ سو روپے

قرعہ اندازی سے کم از کم دو ماہ قبل خریدے جاسکتے ہیں۔

قرعہ اندازی کی تاریخیں

جنوری، اپریل، جولائی اور اکتوبر کی پہلی تاریخ۔

پہلا انعام ۲،۰۰،۰۰۰ روپے۔ دوسرا انعام ۱،۰۰،۰۰۰ روپے، دیگر انعامات ۲۰ انعامات دس دس ہزار روپے کے اور ۱۵۰ انعامات پانچ پانچ ہزار روپے کے۔

مالیت

ایک ہزار روپے

قرعہ اندازی سے کم از کم دو ماہ قبل خریدے جاسکتے ہیں۔

قرعہ اندازی کی تاریخیں

فروری، مئی، اگست اور نومبر کی پہلی تاریخ۔

پہلا انعام ۵،۰۰،۰۰۰ روپے۔ دوسرا انعام ۱،۰۰،۰۰۰ روپے۔ دیگر انعامات ۲۰ انعامات بیس بیس ہزار روپے کے اور ۱۵۰ انعامات دس دس ہزار روپے کے۔

انعامی بانڈز خریدنے کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ انعام کی تمام رقم انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۷۔ قومی بچت سرٹیفکیٹس اور اکاؤنٹس کی چند اہم خصوصیات

۱۔ ان اسکیموں میں لگائی گئی اصل اور منافع کی رقوم کی ادائیگی کی حکومتِ پاکستان خود ذمہ دار ہے۔

۲۔ قومی بچت کی تمام اسکیموں کا منافع انکم ٹیکس سے آزاد ہے۔

۳۔ قومی بچت کی تمام اسکیموں میں قوائد کے تحت (REINVESTMENT) ہو سکتی ہے۔

۴۔ سرٹیفکیٹ قومی بچت کے مراکز ڈاک خانوں اور شیڈولڈ بنکوں سے خریدے جا سکتے ہیں جبکہ اکاؤنٹ صرف قومی بچت کے مراکز اور ڈاک خانوں میں کھولے جاتے ہیں۔ تاہم بیرون ملک سے سرمایہ کاری صرف قومی بچت کے مراکز میں ہی کی جا سکتی ہے۔

۵۔ سرٹیفکیٹس اور اکاؤنٹس ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل ہو سکتے ہیں۔

۶۔ سرٹیفکیٹس خریدار کی درخواست پر اس کے نام سے دوسرے نام پر بھی منتقل ہو سکتے ہیں۔

۷۔ سرٹیفکیٹ گم ہونے کی صورت میں مثنیٰ سرٹیفکیٹس جاری کئے جا سکتے ہیں۔

۸۔ سرٹیفکیٹ بطور ضمانت حکومتی اداروں کے پاس بھی رکھے جا سکتے ہیں۔

۹۔ سرمایہ کاری کرتے وقت ورثاء کی نامزدگی کی سہولت بھی مہیّا کی گئی ہے۔

۱۰۔ اگر کوئی سرمایہ کار مروجہ فارم پر یہ حلف نامہ (DECLARATION) جو کہ تاریخ تشخیص (VALUATION DATE) سے کم از کم تیس دن پیشتر بنوایا ہو اور اس کی کاپی جہاں سے اس نے سرٹیفکیٹ خریدے ہوں یا جہاں اس نے اکاؤنٹ کھلوایا ہو بروقت دے کہ وہ ایسے فقہ سے تعلق رکھتا ہے جو زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہے تو قوائد کے مطابق اس کی سرمایہ کاری پر زکوٰۃ نہیں کاٹی جائے گی۔ اس حلف نامہ کی تصدیق/تکمیل مجسٹریٹ یا اوتھ کمشنر یا نوٹری پبلک کے روبرو اور بیرون ملک رہنے والوں کی صورت میں پاکستانی سفارت کار کے روبرو دو گواہوں کی موجودگی میں ہونا ضروری ہے۔ ہر اکاؤنٹ نمبر اور سرٹیفکیٹس رجسٹریشن نمبر کے لئے علیحدہ ڈکلریشن یا اس کی تصدیق شدہ کاپی دینی چاہیئے۔ تاہم نیا اکاؤنٹ کھلواتے وقت یا نئے سرٹیفکیٹ خریدتے وقت سرمایہ کار متعلقہ سے درخواست میں مقرّرہ جگہ پر اپنے پہلے سے جمع کرائے گئے حلف نامہ کا حوالہ دے کر بھی اپنی نئی سرمایہ کاری کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ کرا سکتا ہے۔

۱۱۔ اگر کوئی سرمایہ کار عام کاغذ پر یہ بیان دے کہ وہ غیر مسلم ہے تو قوائد کے مطابق اس کو بھی زکوٰۃ کی کٹوتی سے مستثنیٰ سمجھا جائے گا۔

مزید تفصیلات اور سرمایہ کاری کیلئے قریبی

مرکز قومی بچت

سے رجوع فرمائیں

جاری کردہ،
سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز
سی۔ ڈی۔ اے بلاک نمبر ۱
اسلام آباد
فون نمبر ۸۲۹۸۲۸

بقیہ۔ ذیابیطس

سکتی ہے۔ اس لئے مناسب ورزش اور موزوں کھیل کھیلنی چاہیئے۔ وہ لوگ جو عبادات کی بجاآوری میں مستعد رہتے ہیں نمازوں میں باقاعدہ ہیں۔ صبح سویرے اٹھنے کے عادی ہیں اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو عار نہیں سمجھتے اور خوش خُلق ہیں اور خدا تعالیٰ سے دعا کی توفیق پاتے رہتے ہیں ان کی صحت عموماً اچھی اور عمر نسبتاً لمبی ہوتی ہے

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

مجلس اطفال الاحمدیہ کے سال کے آٹھ ماہ گذر چکے ہیں، مگر ابھی تک بعض مجالس کی تجنید موصول نہیں ہوئی۔ ان مجالس کو بار بار مرکز کی طرف سے چٹھیاں بھی لکھی گئیں مگر انہوں نے تجنید نہیں بھجوائی۔

وہ قائدین مجالس یا ناظمین اطفال جن کی مجلس کی تجنید ابھی تیار نہیں ہوئی وہ خود اس امر میں دلچسپی لے کر تجنید تیار کروائیں اور جلد از جلد مرکز کو ارسال کریں۔

سیکرٹری تجنید
مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

صادق المحبت النسان جو سچی محبت خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے وہ وہ یوسف ہے جس کے لئے ذرہ ذرہ اس عالم کا زلیخا صفت ہے۔

۔۔۔ ضمیمہ براہین احمدیہ

آقائے مکیؐ مدنیؐ!

تجھی کو چاہا ہمیشہ تجھی سے پیار کیا
ہر ایک رشتہ ترے ساتھ استوار کیا

اگر جھکے ہیں تو بس اک ترے خدا کے حضور
کہ ہم نے مسلکِ توحید اختیار کیا

ترے حسِین کے کردار پر نثار ہیں ہم
ہر ایک شے کو ترے دین پر نثار کیا

ہر ایک وار کو سہ کر ابھرتے آئے ہیں
اگرچہ حملہ زمانے نے بار بار کیا

ہمیں نجات ملی ہے غمِ زمانہ سے
کہ تیرے عشق میں آنکھوں کو اشکبار کیا

تمہارے واسطے بہتے ہوئے لہو کی قسم
نہ تجھ سے بڑھ کے کبھی جان سے بھی پیار کیا

تمہارے نام پہ جلتے ہوئے گھروں کی قسم
قبول آگ کو ہم نے خلیل دار کیا

تمہارے نام پہ لُٹتی ہوئی متاع کی قسم
ہر ایک شے کو ترے دین پر نثار کیا

کہاں کہاں نہ ترا نام لے گئے پیارے!
کہاں کہاں نہ ترا حسن آشکار کیا

سوا خدا کے کسی پر بھی اے مرے آقاؐ
خدا نہ بخشے اگر ہم نے انحصار کیا

۔۔۔ راجہ نذیر احمد ظفر ربوہ ۔۔۔

واقفینِ نَو

مشرف احمد انور ابن محمد کریم انور صاحب
دار الیمن وسطی ربوہ

طارق محمود ابن فخر السلام
ملک صاحب کلر کہار ضلع چکوال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادبی چٹکلے

مکرم و محترم نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل!

آپکی اس دعوت پر کہ تاریخی واقعات اور دیگر ادب کو الفضل میں اشاعت کے ذریعہ سے محفوظ کر لیا جائے۔ چند ادبی چٹکلے جو والد محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر دام ظلہ نے بیان فرمائے درج ذیل کر رہا ہوں۔ مناسب سمجھیں تو الفضل میں شائع کر دیں۔

۱۔ مندرجہ ذیل فارسی قطعہ کو آپ دائیں سے بائیں پڑھیں یا اوپر سے نیچے، اس میں لفظوں یا معنوں کی کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ قطعہ اسی طرح قائم رہتا ہے۔

یارمن رفت درچمن بارے
رفت درپائے یارمن خارے
درچمن یارمن قیام نمود
بارے خارے نمود آزارے

۲۔ مندرجہ ذیل شعر کو پہلے دائیں سے بائیں اور پھر ایک دائرہ کی شکل میں لکھا گیا ہے۔ اس شعر کو آپ ۱ سے ۸ تک کے ہندسوں کے اوپر سے کہیں سے شروع کریں اور پڑھتے جائیے مطلب وہی رہے گا۔

تیاں را ندیدم وفائے دریغا
جہاں را ندیدم بقائے دریغا

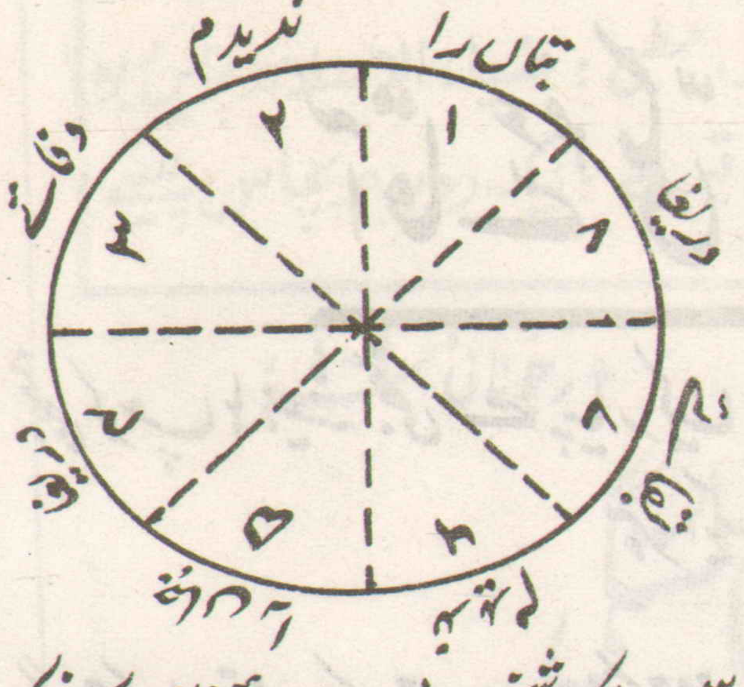

۳۔ ایک شخص نوندرائے نامی کے نوکر کا نام چھجو تھا۔ اس نے اپنے مالک کا چھلا چرا لیا۔ تب مالک نے اس کو نوکری سے برخاست کر دیا۔ ملازم نے اس سے ملازمت کا سرٹیفیکیٹ مانگا تا دوسری جگہ ملازمت کر سکے۔ مالک نے مندرجہ ذیل سند دیدی۔

"رستم بخیرے گیا لا لا لا لا لا لا
چھُرا کے جو جو جو جو جو جو
ہرگز نہ اسکو رکھنا کر کر کر کر کر کر کر کر
ند ند ند ند ند ند ند ند ند رائے۔"

وہ ملازم نوندرائے کے ایک دوست کے پاس ملازمت کیلئے گیا اور اس کا سرٹیفیکیٹ پیش کیا۔ دوست نے جب پڑھا تو ملازمت میں رکھنے سے انکار کر دیا کیونکہ اس سند میں لا لا لا لا لا لا کو چھ لا اور جو جو جو جو جو جو کو چھ جو اور کر کر کر کر کر کر کر کر کو نو کر اور ند ند ند ند ند ند ند ند ند کو نوند پڑھا جائے تو مطلب صاف ہو جاتا ہے۔

حمید احمد ظفر
چیف انجینئر واپڈا
R - ۱ واپڈا کالونی شالامار۔ لاہور

عملوں کی جزا انسان کی نیت پر منحصر ہے۔

خبریں

★ پشاور میں بم کے ایک دھماکے کے نتیجے میں ۱۰ افراد ہلاک اور ۲۴ زخمی ہو گئے۔ منی بس میں رکھا گیا یہ بم کابلی چوک میں پھٹا ایک درجن دکانوں ہوٹلوں اور تھانہ کو بھی شدید نقصان پہنچا۔

● کراچی میں زیر زمین گڑ کے اندر قدرتی گیس کے اخراج کا راستہ بند ہو جانے سے ایک زبردست دھماکہ ہوا جس سے ۵۰ فٹ لمبائی میں فٹ پاتھ اکھڑ گیا لوگ دور دور جا گرے۔ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ یہ حادثہ ریگل چوک کے معروف علاقے میں ہوا۔

☞ اسلامی اتحاد نے بے نظیر کی حکومت کو سیاچین مسئلے پر مذاکرات کی پیشکش کی ہے اور اسے غیر فوجی علاقہ بنانے سے روکنے کا مطالبہ کیا ہے۔

★ حکومت برطانیہ نے برطانیہ میں آباد مسلمانوں کی اس درخواست کو مسترد کر دیا ہے جس کے تحت مذہبی بے حرمتی کا جو قانون عیسائیت پر لاگو ہے اسے مسلمانوں پر بھی لاگو کرنے کا مطالبہ کیا ہے

● اسلامی اتحاد کے رہنما چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ جس دن عدالت میں گئی حاکم زرداری کو پتہ چل جائے گا انہوں نے کہا کہ وزیراعظم سیکرٹیریٹ میں کردارکشی کا شعبہ قائم کر دیا گیا ہے۔

☞ بھارتی فوج نے سری لنکا میں تباہی پھیلا دی۔ دیہات پر زبردست بمباری کی گئی ہے۔ سری لنکا کے صدر نے ملک میں ہنگامی حالت نافذ کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

★ پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ ۵ جولائی کا دن ہماری تاریخ میں بدقسمتی کے دور کے آغاز کے دن کی حیثیت سے ہمیشہ یاد رہے گا۔ یہ وہ دن ہے جب جنرل ضیاء الحق نے ۱۹۷۷ء میں مارشل لاء نافذ کیا تھا۔

● پاکستان میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا کامیاب تجربہ کیا گیا ہے اگلے ہفتے پہلی ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی پیدائش متوقع ہے کسی اسلامی ملک میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی پیدائش کا یہ پہلا واقعہ ہے۔

☞ فیصل آباد میں طلبہ نے ۴۶ مسافر بسیں اور آئل ٹینکر اغوا کر لئے۔ گورنمنٹ ڈگری کالج کے طالب علموں نے جھنگ روڈ پر ایک گھنٹہ ٹریفک بھی بند رکھی۔

★ آل انڈیا ریڈیو نے کہا ہے کہ پاکستان نے امریکہ سے دو ہزار میزائل حاصل کر لئے ہیں

● قومی اسمبلی کے سپیکر ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ پولیس کسی بھی وقت جنرل فضل حق کو گرفتار کر سکتی ہے

★ صوبائی اسمبلی نے بنک آف پنجاب کے قیام کی منظوری دے دی ہے۔ اپوزیشن نے کہا ہے کہ یہ بنک غیر قانونی ہے اس کے خلاف عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا جائے گا۔

● امریکی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ امریکی حکومت مسئلہ افغانستان کے سیاسی حل کی حامی ہے اس مقصد کے لئے ایک نمائندہ افغان حکومت کے قیام کے لئے تمام سیاسی دھڑوں کی شمولیت ضروری ہے

★ غلام مصطفےٰ کھر نے کہا ہے میں فی الحال پیپلز پارٹی میں واپس نہیں جا سکتا کیونکہ میری راہ میں پیپلز پارٹی کے چار پانچ لیڈر حائل ہیں۔

خود مشکر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر
حضرت حکیم نظام جان
کے فرزند
حکیم عبد الحمید اعوان
کا ماہانہ پروگرام
۱۵-۱۶ تاریخ کو مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالا
۱۹ سے ۲۳ تاریخ تک مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی
۲۵ سے ۲۷ تاریخ تک مشہور دواخانہ حضوری باغ روڈ ملتان
باقی دنوں میں مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے۔
مینیجر
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ

خضاب سے نجات اور بالوں کی حفاظت کیلئے
پیرنگ شیمپو
استعمال کیجئے
قیمت ۲۹/- روپے
اپنے کپڑوں کی صفائی اور حفاظت کیلئے
پیرنگ واشنگ پاؤڈر
استعمال کیجئے
قیمت ۲۴/- روپے فی کلو
اپنے قریبی دکاندار سے طلب فرمائیں
پیرنگ کیمیکلز
پوسٹ بکس ۴۱ ربوہ

بے بی گروتھ کورس
BABY GROWTH COURSE
ایک ماہ کی ادویات کا کورس
قیمت ۲۵/-
لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں۔
فون
سیلز ۷۷۱
کلینک ۶۰۶
رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷
یوریو ہومیوپیتھک کمپنی ربوہ

حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۔۔۔ ۱۵ روپے
۶۰ گرام ۔۔۔ ۴۵ روپے
پوسٹ بکس نمبر ۶۰
فون ۶۳۴
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ